جو بیان ہیں بیچ رسالہ مختصر　　لکھے لکھتا ہوں ہندی صاف تر

اسکی باتیں ہیں کتابوں معتبر　　اور ہیں مشہور بلاد و مشتہر

ہے بیان تفصیل سے طول کلام　　جا بجا آئی کمیں کا الزام

حمد کو یا رب تیری غایت نہیں　　نعت احمد کی میں طاقت نہیں

اشتغال ذکر و صلوات و درود　　کر عنایت ہم کو آئی رب ودود

اور بچا کے بخش دی جرم و گناہ　　نفس اور شیطان سے جو ہم کو بچا

اپنی مرضیات میں رکھ بالدوام　　پیروی میں مصطفیٰ کی صبح و شام

اور اسکو کیجئے رنگ قبول　　اور کیجے اسکو مقبول رسول

بھیجئے اسپہ تحیات و سلام　　آل اور اصحاب پر اسکے تمام

خاص بوبکر و عمر عثمان علی　　ہی خلافت میں جنہیں شان جلی

اور ہیں امت کی بکثیر اولیا　　خاص محبوب خدا غوث الورا

جسکا ہر نسب ہی فرد بے نظیر　　خاص کر اس عصر میں میرا ہی پیر

عالم دین حافظ قرآن ہی　　صاحب عرفان اور وجدان ہی

در علوم باطنی و ظاہری　　اسکو اہل عصر پہ ہی برتری

شیخ عارف سید سادات ہی　　ذات اسکی منبع برکات ہی

نام نامی اسکا ہی عبد اللطیف　　محی دین سی ہی ملقب وہ شریف

مسند ارشاد و ہدایت پہ جدا　　دیرگاہ اسکو رکھی صبح و مسا

مقدمہ

احمد طبری ذخائر میں بجا　　بو ہریرہ سی روایت یوں کیا

تھی سبیعہ بیٹی جو بولہب کی
آنکر یکدن بدرگاہ نبی

در وسے بولی کہ ای پیغامبر
لوگ کہتے ہین میری تحقیر کر

کہ یہہ بیٹی اسکی ہیگی سربسر
جو ہی حمالہ حطب کی در سقر

جب سنا یہہ بات شاہ انبیا
پر غضب ہوکر وہین جلدی اٹھا

اور فرمانے لگا اسطرح او
ہو مخاطب کیا ہوا ہی قوم کو

کہ میری ہو اقربا سے بے ادب
اسطرح دیتے ہین ایذا مجھکو اب

جو اذیت دیوینگے میرے تئین
موجب ایذای حق ہی وہ یقین

ای برادر کر تامل تو یہان
کہ سبیعہ کی جو تھے باپ اور مان

اہل دوزخ کافران تھے بے شبہ
آیت قرآن ہی اسپر گواہ

وہ جو رکھتے تھے عداوت بارسول
اور کئی اسکو جو مغموم و ملول

ذکر قرآن مین کیا جس کا خدا
ہی مذمت جنکی در تبت یدا

انکی بیٹی رنج پاوینگے سب
یون کیا ارشاد وہ شاہ عرب

پس وہ شہ کی جو ہین ابوین کرام
جنکا ماوای یقین دار السلام

آتش دوزخ سے ہی جنکو نجات
از احادیث رسول کائنات

کوئی ناری بولے گر انکے تئین
کسقدر پاوسے اذیت شاہ دین

اور کرتے ہین روایت ای امین
یون بخاری اور مسلم بالیقین

بولہب کو خواب مین ای باکمال
دیکھکر کوئی کیا اس سے سوال

کیا ہی تیرا حال دے مجھکو خبر
وہ کہا دوزخ مین ہون شام و سحر

پر یہہ ہین لگتی ہی یک انگلی کو نار
ہی سبب اسکا یہہ سن ای کامگار

[illegible]

الغرض یان مین جبکہ شاد تھیا
تب ثویبہ اونی جبکہ خبر
اس بشارت سی بہت خوش ہو گیا
اور تب اسکو کہا مین نی بشیر
اور کیا ہون اسکو مین آزاد جب
تھا کیا اسکو اشارہ ہی گمان
آگ انگلی کو میرے لگتی نہین
شکر کر تو اب یہان ای باصفا
اس عداوت مین ہی آخر مر گیا
اس بشارت سے وہ ہو کر شاد جب
اس مسرت کی بدل ای باصواب
پس ہی کیا لوگونکو اب بولو یہان
اسکی شکم پاک مین خیر الوریٰ
بعد اسکی تابستن یہ حال
کیون نہو اس سیدہ کو پھر مقام
اور اس بحث مین سن ای سینہ صاف
بعضی کہتی ہین کہ آیا سے نبی
اور بعضی عالمونکو ای میان
پڑا ہم باصفا نیکو سیر

اچھی تھا دستے پیدا ہوا
کہ تھی وہ میری کنیز با خبر
کر دیا آزاد اسے ہم اسکین
تو چلا اس سفر دو تا ظلم کر شبیر
اپنی انگلی سے شہادت کی سبب
شکر تھا اس سبب سے اب یہان
پیٹ بھر پیتا ہون آب اس سے نیز
بولہب تو تھا عدو سے مصطفیٰ
اور مستقر اپنا سقر مین کر گیا
ہی ثویبہ کو کیا آزاد جب
فضل حق سی یون ہی تخفیف عذاب
آمنہ خاتون کی حق مین گمان
باکرامت نون مہینے تک رہا
گود مین اسکی رہا بے قیل و قال
جنت الماوی مین بیشک صبح و شام
عالمون مین گرچہ آیا اختلاف
سے بغیر شبہ و شک مومن سبھی
اس بیان مین ہی تردد اور گمان
جو پہلی سی ہی جگ مین مشتہر

وہ رسالے بیچ اپنے صاف صاف — کر بیان اُن عالمون کا اختلاف

اسطرح لکھتا ہی تحقیقات سے — اور توجیہات و تدقیقات سے

ہم نہین اس قول کے قایل کبھی — کہ کہین ناجی ہین آبا ہی نبی

یہہ سخن دشوار آتا ہی نظر — کیونکہ آئی ہی صحیح ایسی خبر

لَا تُؤْذُوا الْاَحْيَاءَ بِالْاَمْوَاتِ

یعنی ایذا دو نہ زندون کو تمین — ذکر سی اموات کے اُنکی یقین

اس بیان مین جو ہین اخبار شریف — کوئی خبر اُس مین اگر یا دے ضعیف

تو بھی ہی اسپر عمل جانو روا — قول یون فقہا کا آیا ہی بجا

فائدہ

جو کتاب دُرّ ہی فقہ معتبر — پاس حنفیہ کی اُسی نیکو سیر

(درمختار ۱۲)

یون لکھی ہی اس مین سن لے با اختلاف — کفر مین ہو جس مسلمان کی خلاف

گرچہ ہو اسلام کی اسکی دلیل — سارے وجہون سی بھی ضعف الی علیل

تب بھی ہرگز اسکے بیشک کفر پہ — نین دیا جاتا ہی فتوی سر بسر

اس لئی حفاظ اخبار رسول — محرم اسرار آثار رسول

حامیان دین محدث نامدار — مقتدایان شریعت باوقار

جیسی غزالی امام مشتہر — اور جلال الدین سیوطی نامور

اور فخر الدین رازی پیشوا — اور شیخ عسقلانی با صفا

قرطبی اور ابن شاہین ذو الکرام — اور صلاح الدین صفدی نیکنام

اور شمس الدین دمشقی باخبر — اور محب الدین طبری مفتخر

اور شیخ ذوالفقار ابن قنبر | یعنی جو تھی سی ہیں مشتہر
اور شیخ الہند شیخ سرہندی | شیخ عبد الحق محدث دہلوی
اور ایسی ہی بہت اعلام دین | رحمۃ اللہ علیہم اجمعین
کر گئے اپنے رسایل میں تمام | کہ رسول اللہ کی آباے کرام
مومنون سی تھے مشرک بیگان | پاک تھی سب شرک سی تھی مومنان
اور دلیلین لکھے ہیں اس بات پر | آتی ہیں اس بات کی اثبات پر
رد اقوال مخالف بالیقین | کر گئے ہیں وہ بآئین مبین
اور معارض اس بیان کے سر بسر | آئے جو اخبار بعضی جا ہی پر
کر گئی اسکی جواب با صواب | گر خدا چاہے لکھوں میں وہ شتاب
اپنی و آیات و احادیث صحیح | دیکھ لکھتا ہوں بیان میں ای فصیح
پاکی آباے سالار انام | باقی ہی اثبات جن سی لا کلام
یعنی لفظ خیریت اور اصطفا | حق میں ان پاکون کی ہی برآگیا
طیب و طاہر بھی آیا ہی کہیں | اور مصفا اور مہذب بھی یقین
اور سفاح جاہلیت بھی یہان | انکی پاکی ان میں ہی مذکور جان
مومنون کی ہی ہیں یہہ اوصاف خاص | کہ وہی رکھتے ہیں انسے اختصاص
اور مشرک تو نجس ہیں بیگان | یہہ صفات پاک پھر انمین کہان
حق کہا انکو نجس قرآن میں | آئی یہہ آیت انہین کی شان میں

إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

یعنی سب مشرک نجس ہیں بلا ہراس | تم نہ آنے دو انہین کعبے کے پاس

یہہ نجاست باطنی ہی شرک کی — جامہ و تن کی نہین تہی ازلی

کیا کہا ہی خوب مولانا ی روم — مثنوی مین قیصر روم علوم

کہ نجس خوانداست کافر را خدا — نیستش بر تن نجاست ظاہرا

این نجاست بوئیش آید شت گام — وان نجاست بوئیش از ری تا بشام

الغرض ویسی ہی لفظون سی صریح — آئی ہین اکثر احادیث صحیح

ایسی تہوڑون پر یہان ہی کامگار — اکتفا کرتا ہون بہر اختصار

اور صحیح ہین وی حدیثین سر بسر — از روایات ثقات معتبر

اور استدلال وے آیات سی — بھی لکہوئین جو ائمہ نی کیے

شیخ دین قاضی عیاض مالکی — یون علی مرتضی سی نقل کی

لفظ انفسکم مقرر جانیو — آیہ اقدس مین یہہ آیا ہی جو

فتح فا سی پڑھکے سالار بشر — پس کیا ارشاد ہمکو یہہ خبر

اب وہ آیت اور حدیث محترم — ترجمہ کے ساتھ کرتا ہون رقم

قولہ تعالی لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفَسِكُمْ بفتح الفاء وقال أَنَا أَنْفَسُكُمْ نَسَبًا وَصِهْرًا وَحَسَبًا لَيْسَ فِي آبَائِي مِنْ لَدُنْ آدَمَ

سِفَاحٌ كُلُّهَا نِكَاحٌ

یعنی فرماتا ہی یون اہل جہان — حضرت پروردگار انس و جان

کہ طرف آیا تمہاری یک نبی — تم مین بہتر ہی قبائل سی سبہی

پس لگا کہنی وہ عالم کا رئیس — ہین تمہاری مین ہون بہتر و نفیس

یعنی بہتر ہون نسب کی راہ سی — اور سسرال و حسب کی راہ سی

میرے آبا مین نہ تھا ہرگز سفاح
بلکہ جاری ہی سبہا مین تھا عقد نکاح

وقت سے آدم کے تا اب ین ہان
تھا نکاح اسلام تھا ان سب مین ہان

اور فخر الدین رازی نیکنام
اور ماوردی جو تھے ہر دو امام

ہر دو اس آیت سے لائے ہین دلیل
اپنے تفسیرون مین وو بقال و قیل

اَلَّذِیْ یَرٰکَ حِیْنَ تَقُوْمُ وَتَقَلُّبَکَ فِی السّٰجِدِیْنَ

یعنے فرماتا ہی حق ای کامیاب
اپنے پیغمبر کو یون کرکے خطاب

دیکھتا ہی تجھکو خلاق انام
طاعت حق مین کرے تو جب قیام

دیکھتا ہی اور تیرا انتقال
ساجدون کے صلب مین بقیل و قال

کہتا ہی اور ماوردی بیان
کرتے ہین تفسیر اسکی یون بیان

تیرا نور وجود با کمال
وقت آدم سے کیا ہی انتقال

ساجدون سے ساجدون مین ای رشاد
ساجدون سے اہل ایمان ہین مراد

ہی یہہ تفسیر مبارک پر دلیل
وہ جو فرمایا ہی سالار جلیل

مین کیا ہون نقل پاک اصلاب سے
پاک و پاکیزہ طرف ارحام کے

نقل کرتا ہی انس سے بو نعیم
کہ کہا پیغمبر رب کریم

کہ کرم سے اپنے خلاق انام
نقل کروایا ہی مجھکو بالدوام

یعنے لایا قادر علام پاک
پاک صلبون سے سوے ارحام پاک

تھے مصفا اور مہذب سب بجا
یعنے پاک عیبون سے اور آراستہ

اور دو فرقے ہوتے در جہان
پر مین رہتا فرقہ بہترین ہان

اور عبد اللہ بن عباس سے
نقل ابن سعد نے کی جا سے

کہ کیا ارشاد یون خیر البشر
اور در قوم مضر عبد المناف
در بنی عبد المناف نامدار
اور بنی ہاشم مین خلاق جہان
وقت سے آدم صفی اللہ کے
ہی قسم پروردگار پاک کی
اور مسلم افتخار مسلمین
واثلہ سے یون روایت لائے ہین
کہ ذبیح اللہ کو رب العلا
نسل اسمعیل سے پھر بالیقین
اور اولاد کنانہ سے بجا
اور قریش ذوالوقر سے پھر خدا
بعد ازان اولاد ہاشم سے یقین
اور حمزہ ابن یوسف ای امین
واثلہ سے ہی یہہ دیتا ہی خبر
چونا ابراہیم کو رب الجلیل
اور اسمعیل کو رب العلا
نسل اسمعیل سے تھا جو نزار
اور نزاولاد نزار باصفا

سب عرب مین خیر ہین قوم مضر
بہتر و مہتر ہین بے ریب و خلاف
ہی بنی ہاشم کو عز و افتخار
دی ہی عبد المطلب کو عز و شان
خلق کے ہرگز نہ دو فرقے ہوئے
مین رہا ہون فرقہ بہتر مین ہی
اور شیخ ترمذی اہل دین
کہ رسول اللہ نے فرمائے ہین
نسل ابراہیم سے ہی چن لیا
چن لیا ہی وہ کنانہ کیتین
وہ قریش محترم کو چن لیا
بعد ہاشم کو مقرر چن لیا
حق تعالی چن لیا میرے تین
ہی کنیت جسکی بوالقاسم یقین
کہ کیا ارشاد یون پیغامبر
اور ٹھہرایا اسے اپنا خلیل
برگزیدہ نسل سے اسکے کیا
حق کیا ہی اسکو جا نو اختیار
حق تعالی نے مضر کو چن لیا

اور اولاد مضر سے بھی بجا
پھر گزین دو کنانہ کو کیا

اور قریش با صفا کو لاکلام
چن لیا نسل کنانہ سے تمام

اور اولاد قریش با صفا
برگزین حق نے ہاشم کو کیا

اور عبد المطلب کو بھی خدا
سب بنی ہاشم سے بازچن لیا

اور عبد المطلب کی نسل سے
حق کیا ہی برگزین بس مجھے

اور حاکم نے ربیعہ سے نہ بحول
نقل کرتا ہی کہ فرمایا رسول

کہ خدا نے خلق کو پیدا کیا
اور دو فرقے کیا انکے بجا

فرقۂ بہتر سے لایا مجکو رب
پھر قبیلون کو بنایا ہی وہ تب

پھر کیا انکے گھرانے جانئے
بس کیا بہتر گھرانے سے مجھے

ہیں قبیلے اور گھرکے روے بھی
تم مین سب افضل ہون مین جانو سبھی

ترمذی عباس سے بھی ای اخی
ایسی ہی لایا روایت دوسری

یہ ہی یک دو لفظ کا ہی اختلاف
یہ ہی مطلب ایک ہی دونوکا صاف

اور ابن بو عمر بھی جانئے
کی روایت یون بن عباس سے

کہ کیا ارشاد شاہ انبیا
کہ خدا آدم کو جب پیدا کیا

رکھکے اسکے صلب مین مہر تن
مجکو لایا ہی سوے زمین

بعد صلب نوح مین رکھا ہی رب
نوح پیغمبر نے تھا کشتی مین جب

صلب ابراہیم مین بعد از رکھا
آتش نمرود مین ڈالا گیا

بعد اسکے پاک صلبون سے خدا
لایا مجکو پاک رحمون مین سدا

تا مرے ماں باپ سے پیدا ہوا
نین سفاح انکے کسیکو بھی لگا

یعنی جو تھے میرے آباے کرام ۔ پاک تھے وے سب زناسے لاکلام
قدوۂ حفاظ شیخ ابن حجر ۔ شرح ہمزیہ مین لکھا ای پسر
بی بی حوّا مادر نوع بشر ۔ حاملہ ہوتی تھی جب ای باخبر
جنتی تھے ہر حمل مین وہ دو ولد ۔ شیث کو لیکن جنی وہ منفرد
کیونکہ اسکے صلب مین تھا بیگمان ۔ نور احمد خاتم پیغمبران
شیث پس وقت وفات اپنے بجا ۔ یون وصیت اپنے بیٹے کو کیا
نور احمد صلب مین جو تھا مرے ۔ اب وہ بیشک صلب مین آیا ترے
تو بغیر رحم پاک امی باشعور ۔ اسکو مت رکھہ یاد رکھہ یہہ بالضرور
پس وصیت یہہ تھی جاری ہر قرن ۔ ہر بطن در ہر بطن در ہر بطن
تا ہوی اس نور اشرف سے یقین ۔ جلوہ گر عبد المطلب کی جبین
بعد ازان وہ نور باجاہ وجلال ۔ سوئے عبد اللہ کیا ہی انتقال
پس بچایا اس نسب کتئین خدا ۔ ہان سفاح جاہلیت سے سدا
جونکہ لایا ہی امام بیہقی ۔ یہہ حدیث اپنی سنن مین ای تقی

مَا وَلَدَنِی مِنْ سِفَاحِ الْجَاهِلِیَّةِ شَیْءٌ وَمَا وَلَدَنِی اِلَّا نِکَاحُ الْاِسْلَامِ

ابن سعد ابن عساکر ای میان ۔ یہہ گرامی شان ہر دو راویان
ہین محمد ابن سائب سے سنے ۔ اسنے کلبی سے سنا ہی جانئے
کہ کہا یون کلبی عالی جناب ۔ سابقین کے مین بہت دیکھا کتاب
اور کیا ہون پانسو تک مین شمار ۔ مادرون کو مصطفی کے باوقار
پاک کفر و شرک سے تھے وے تمام ۔ صاحب توحید تھے عالی مقام

پس یہہ اخبار صحیح سے بجا	اسطرح بے شبہ و شک ثابت ہوا
کہ یقین آبا نبی سالار انام	اہل جنت اور موحد ہین تمام

ثبوت اسلام آبای کرام حضرت سید الانام از آدم تا والدین ماجدین النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام

عصر سے آدم صفی اللہ کے	نوح تک سب شرع حقہ پہ ہی تھے
نوح پیغمبر کے وقت ای کامگار	بت پرستی یکبیک ہوی آشکار
اپنی مسند بیچ بزار امیان	اور حاکم اپنی مستدرک مین جان
اور ابن منذر و ابن جریر	اپنے تفسیرون مین وای اہل خبر
تحت مین اس آیہ قرآن کے	یون بن عباس سے ناقل ہوے

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَّاحِدَةً

ابن عباس اکرم ای میان	معنی اس آیت کی یون کی ہے بیان
درمیان آدم صفی اور نوح کے	جانئے بے شبہ دس ہی قرن تھے
لوگ ان قرنون مین جو تھے خاص و عام	شرع حقہ پر تھے سارے لاکلام
پس لگے کرنے خلاف آپس مین جب	انبیا کو ان پہ تب بھیجا ہی رب
ابن حاتم نے قتادہ سے یقین	اسطرح لایا روایت ای امین
نوح و آدم کے مقرر درمیان	ہوگئے دس قرن ہی سب ایمان
عالم و فاضل تھے لوگ انکے تمام	انسے پاتے تھے ہدایت صبح و شام
اور تھے وہ شرع حق پر بیگزاف	مذہبون مین انکے پھر آیا خلاف
پس ہدایت کے لئے انکے بجا	نوح پیغمبر کو بھیجا ہی خدا
ہی رسولونکا وہی پہلا یقین	جن کو بھیجا حق سوے اہل زمین

اور ابن سعد بھی طبقات مین
نوح اور آدم کے جو تھے درمیان
اور یونہی نوح سے لے تا خلیل
چونکہ ابن سعد نے ای نیکذات
نوح کے طوفان کے بعد از ای فہیم
اور سب اسلام پر تھے وے بجا
انیہ جب نمرود سے حاکم ہوا
اور جلال الدین سیوطی باصفا
سام ابن نوح نے والد کے سات
اسکا ایمان نص قرآن سے ہی جان
اور شیخ عبد الحکیم نامدار
سربسر اسلام ہر ہر شخص کا
مستقل آثار لایا ہی کثیر
اور بولا ہی کہ پوتا نوح کا
نوح کا پایا زمانہ آشکار
پا دین تا اولاد اسکے لاکلام
ابن منذر اور رازی ایمیان
یون ابن عباس سے ناقل ہین ویک
نین ہی آزر پدر ابراہیم کا

اسطرح لایا روایت جان لین
تھے وے سب آبا ہمارے مومنان
سب مسلمانون سے تھے بقال و قیل
نقل کی طبقات مین ہی از ثقات
لوگ تھے سب شہر بابل مین مقیم
کوئی ان مین مشرک و کافر نہ تھا
بت پرستی پر انہین دعوت کیا
اسطرح درج منیعہ مین لکھا
بالیقین کشتی مین پایا ہی نجات
بلکہ بعض اسکو نبی بولے بجان
مصر کی تاریخ مین تفصیلوار
نوح سے تا آرخ تلک ثابت کیا
ابن عباس اسکا راوی ہی شہیر
نام ارفخشد ہی جسکا باصفا
نوح نے مانگا دعا اتنی کردگار
بادشاہت اور نبوت کا مقام
اپنے تفسیرون مین ہر دو بگمان
اور مجاہد نے کیا تصریح نیک
بلکہ ابراہیم کا تھا وہ چچا

اور قرآن مین جو آیا لفظ اب — وہ چچا سے ہی مجازا ای باادب
اور عرب مین ہی یہہ دستور میان — کہ چچا کو باپ کہتے بیگمان
گر دلیل اس بات پر چاہے صحیح — دیکھہ اس آیت مین کیا آیا صحیح

قَالُوا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَائِكَ اِبْرَاهِيمَ وَاِسْمٰعِيلَ

حضرت یعقوب نے وقت وفات — اپنی سب اولاد سے پوچھا یہہ بات
کہ کروگے کسکی طاعت تم کہو — بعد میرے تب کہے یون عرض او
ہم کرین طاعت اسیکی روز و شب — جو ترا اور تیرے آبا کا ہی رب
کون آبا ہین براہیم خلیل — اور اسمعیل پیغمبر جلیل
کر تامل تو یہان ای باوفا — تھا جو اسمعیل مذبوح خدا
ہی چچا یعقوب کا والد نہین — باپ یہہ ہی اسحق اسکا بالیقین
لفظ آبا کا جو آیا ہی مجاز — یونہی آزر کو کہا ای بانیاز
عصر ابراہیم واسمعیل سے — تا کنانہ سب مسلمانی پہ تھے
کہ عماد الدین حافظ بن کثیر — اسطرح لکھا ہی بیشک ای خبیر
کہ عرب تھے دین ابراہیم پر — بت پرست انمین نتھا کوئی بشر
تا کہ جب عمرو خزاعی نابکار — حاکم مکہ ہوا ہی آشکار
کر سم اجداد سرور پہ یقین — خدمت کعبہ لیا ہی اُنسے چھین
اور عرب مین بت پرستی کی بنا — وہ کیا لعنت کرے اسپر خدا
وقت سے اسکے تو سن ای نیکنام — تا زمان بعثت خیر الانام
گذرے تھے جو پانسو اور شصت سال — باوجود اُنکے بغیر قیل و قال

دین ابراہیم پر بعضے عرب
قایم و راسخ تھے بیشک روز و شب

اور زاہد اور امام الانبیا
تب کنانہ شہر مین مکے کے تھا

صاحب توحید تھا وہ باخبر
تھا وہ عامل دین ابراہیم پر

بوہریرہ نے کہا خیر البشر
یہہ خزاعی کے دیا حق مین خبر

دیکھا مین عمرو خزاعی کو عیان
آتش دوزخ مین اسکے استخوان

کھینچے جاتے تھے وہ پاتا تھا عذاب
اس لعین پر تھا بہت حق کا عتاب

کیونکہ وہ ملعون اول پر جفا
دین ابراہیم کو بدلا دیا

اور عبد اللہ بن عباس سے
نقل کرتا ہی حبیب اب جانئے

کہ خزیمہ اور عدنان باخبر
تیسرا اسعد و ربیعہ اور مضر

دین ابراہیم پر تھے جانیو
ذکر انکا خیر سے ہی تم کرو

اور ابن سعد عبد اللہ سے
نقل کرتا ہی کہ سرور نے کہے

کہ مضر کو بد کہو مت مومنو
کیونکہ وہ اسلام لایا تھا سنو

اور سہیلی نے کہا بولا نبی
بد نہ تم الیاس کو بولو کبھی

کیونکہ مومن تھا یقین وہ باصفا
حج کعبہ جب وہ کرتا تھا ادا

ہلب سے تب اپنے صوت تلبیہ
سنتا تھا اسنے نبی سے خواہ نخواہ

از کنانہ تا بہ مرہ بن کعب
بن لوی بن غالب بن فہر سب

فہر یعنے ابن مالک بن نضر
بن کنانہ تھے یہہ سب اسلام پر

جونکہ ابن سعد سے ای باصفا
نقل ہی یکروز کعب ابن لوی

جمع کر اولاد کو اپنے تمام
اسطرح خطبہ پڑہتا ای نیکنام

کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان بن ادد بن ... حمل بن قیدار بن اسمعیل بن ابراہیم علیہ السلام ۱۲

لوگ تھے جتنے میرے آبا سے قدیم — دین ابراہیم پر تھے مستقیم
تم بھی سب اس دین پر قائم رہو — دین ابراہیم پر دائم رہو
اور ذکر بعثت خیر الوریٰ — وہ بہت جوش عقیدت سے کیا
اور کیا انکو وصیت بعد ازان — اسکے تم تابع رہو ستر و عیان
اور کہا افسوس گر رہتا مین تب — لوگ کرتے اسکی بس تکذیب جب
اسکی مین تائید کرتا آشکار — اور کرتا اسپہ اپنی جان نثار
بولتا ہی اب سیوطی یہ بیان — کہ ہوا ہی اس سے ثابت بیگمان
کہ رسول اللہ کے اجداد سب — از خلیل اللہ تا ابن کعب
اور مرہ بن کعب تک بھی صریح — اہل ایمان تھے باسناد صحیح
ہین کئے اس قول مین کوئی خلاف — اتفاق اسپر ہوا بے اختلاف
پانچ اجداد نبی ای نیکنام — اب جو ہین باقی رہا انمین کلام
یعنے کلاب و قصی عبد مناف — ہاشم و عبد المطلب بے خلاف
اور عبد اللہ پدر مصطفی — سن تو انکا حال بھی ای باصفا
بس ہی ایمان پر وہی انکے دلیل — نص اجمالی جو گذری ای خلیل
اور نصوص عامہ بھی بے گمان — اہل فترت کے جو انکی حق مین ہان
نص ظاہر انکے ایمان پر جدا — نص اجمالی سابق کے سوا
اور دلایل عامہ کے بھی سوائے — شان مین جو اہل فترت کے ہین آئے
گرچہ ہمکو نہین ملی ہی اب خصوص — پر وہی بس انکے ایمان پر نصوص
اسکو فترت بولتے ہین ای میان — جو زمانہ دو نبی کے درمیان

ہو وے اور پہلے نبی کے شرع کے　　رسم اور احکام نا باقی رہے

پس جو ہو وین اہل فترت مین یہہ بات　　ہی خدا سے انکو امید نجات

حکم کرنا پس دخول نار کا　　اس گروہ سے مین کسی پر ہی روا

اہل فترت کے نجات اور تمام　　شافعیہ متفق ہین لا کلام

اور حنفیہ کے بھی اکثر امام　　جون عقیہ بو اللیث اور ابن ہمام

اور طحاوی اور کرخی ای امین　　اور بخارا کے بھی یکسر فاضلین

آئے ہین اس قول پر بیگمان　　مستند انکی ہی آیت ہی جان

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا

یعنے فرماتا ہی حق ای کامیاب　　کہ کسیکو ہم نہ دیوینگے عذاب

جب تلک اسپر نہ بھیجینگے رسول　　اس سے امر و نہی تا کرین قبول

اور صحیح اخبار سے بھی مستفاد　　یو ہی ہوتا ہی مقرر کہہ تو یاد

احمد و اسحق و شیخ بیہقی　　بوہریرہ سے ہین راوی ای تقی

کہ کئے ارشاد سالار جہان　　اہل فترت جو موے ہین ایمان

عذر حق سے یون کرینگے وے سبھی　　ہم طرف آیا نہ کوئی تیرا نبی

تا اطاعت اسکی ہم لاتے بجا　　یک فرشتہ انپہ تب بھیجے خدا

وہ فرشتہ انکو یون بولیگا تب　　کہ ای لوگو جاؤ تم دوزخ مین اب

جاوینگے آتش ہوا اسپر سرد تر　　جو نجاوے اسکو ڈالین در سقر

بوسعید خدری سے بزاز نے　　نقل کرتا ہی کہ حضرت نے کہے

اہل فترت اور دیوانون کو سب　　حشر مین اور لاینگے بچون کو جب

اہل فترت یون کرین عرض جناب
اور دیوانے کہینگے ای خدا
عقل ہی مجھکو نہ تھی پاتے نہین
اور جو بچے ہین اسطرح انکو جواب
پاینگے وہ شخص جس مین ای رشید
لیتے کر عمر یا عقل و با صفا
اور جو فترت مین مجا وینگا وہی
ہے تا کرتا عقل ہو وہ نہ ہوشیار
یعنی آئے ایسے شہر زیب
[illegible] نہ بسکو سیر
پھر پیدا ہوسکے مین نقش جان
[illegible] مین کریگا جمع رب
اور دیوانون اور بچون کو تمام
کہ نہ انکو سلام کا پاسے نہین
تب بھیجیگا خدا انکے طرف
ایک فرشتہ کے طرف تم جاو سب
پھر جا نکہ نہ آیا کوئی رسول
[illegible] فرمایا رسول محترم
جہنم کے طرف جاتے اگر

نا تو مرسل ہم پہ آیا نا کتاب
عقل تو ہمکو نہ دنیا مین دیا
تا ہون عامل یا اِلٰہ العالمین
جائیو تم آتش دوزخ مین اب
جو کہ ہی علم الٰہی مین سعید
تو سعادت مند ہو جاتا بجا
جو کہ تھا علم الٰہی مین شقی
انکو تب فرماویگا پروردگار
مانتے کب انبیا کو تم بہ غیب
اور شیخ ابن ابی حاتم دگر
کہ کیا ارشاد شاہ انس و جان
اہل فترت اور دیوانو کو سب
اور ان بوڈھون کتین ای نیکنام
حکم اسلامی بجا لاسے نہین
حشر کے دن یک فرشتہ با شرف
وہ کہین کسطرح سے ہم جائیں اب
تا کرین ہم اسکی دعوت کو قبول
تب لگا کہنے خدا کی ہی قسم
سرد ہوتی انپہ سب نار سقر

اور انہین آرام کا ہوتا سبب　　اور خوش ہوتا مقرر انسے رب
پس ملک کو ایک بھیجیگا خدا　　تا اطاعت اسکی وے لاوین بجا
پس اطاعت جس بشر کی ایمیان　　تھی ارادے مین خدا کے بیگمان
اس فرشتے کی اطاعت وہ کرے　　تا کہ وہ نار جہنم سے بچے
بو ہریرہ پس کہا ای بھائیو　　تم اگر چاہتے ہین یہہ آیت پڑھو

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا

قدوۃ الحفاظ شیخ ابن حجر　　عسقلانی سے جو ہی پس مشتہر
اسطرح کہتا ہی یہان ای نیکنام　　کہ رسول اللہ کہ آباے کرام
قبل بعثت اسکے جو رحلت کیے　　یہہ گمان ہی انکے حق مین جانئیے
کہ قیامت مین بوقت امتحان　　وے کرین حق کی اطاعت بیگمان
اور سرور کی شفاعت مین سنو　　آئی ہی یہہ آیت قرآن جو

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ

یعنے فرماتا ہی یون رب العلا　　کہ ہی نزدیک ای محمد مصطفی
دیویگا تجھکو یہان تک رب ترا　　کہ تو راضی اپنے دل سے ہوویگا
ابن عباس اسکی یون تفسیر کی　　کہ ہی حضرت کی یقین اس مین خوشی
اسکی اہل بیت سے ایک شخص بھی　　آتش دوزخ مین نا جاوے کبھی
یون بن العباس سے ابن الجریر　　نقل کی تفسیر آیت کی بخیر
جانئے اس شاہ دین کے والدین　　اہل فترت سے ہین جب بے شبہ و بین
نار دوزخ سے ہین ناجی بیگمان　　اور محشر بھی شفاعت سے ہین جان

ان دلیلون سے بہی جو ہے بین عام
اور شفاعت کی بہی جو گذری دلیل
اور دلیلین دوسری بہی ای میان
جو کہ حاکم نے ای مستدرک مین بجا
بزم صحت پر بہی وہ اسکے کیا
حال کیا ہی کہ ترے ابوین کا
کہ کیا مین نے مرے رب سے سوال
جو شفاعت کا ہی محمود ا مقام
بلکہ از ام سماعہ بو نعیم
کہ وہ بولی یون کہا میرا پدر
اپنی مادر سے سنا ہون مین یقین
آمنہ خاتون کئی ہی جب وفات
عمر اشرف تھی نبی کی پنج سال
اپنی مادر کے سرہانے پر رسول
کر نگہ بی بی نے اسپر بار بار
اور کئی اشعار تب پڑہنے لگی
کہ دیا مجھکو برکت بے شمار
جو جو باتین مین نے دیکھی در منام
دیویگا اسکو خدا پیغمبری

حق مین ون سے ارباب فترت کے تمام
معنی آیت مین وہ بیقال و قیل
خاص انکے حق مین بہی آئے مین جان
یون بن مسعود سے ناقل ہوا
کہ کوئی سایل پیمبر سے ہوا
تب کیا ارشاد شاہ انبیا
کی عطا مجھکو یقین وہ ذوالجلال
حشر کے دن مین کرون اس مین قیام
یون دلایل مین ہی راوی ای فہیم
نام ہی بو رہم جس کا مشتہر
کہ کئی آگاہ وہ میرے تئین
ای پسر مین بہی تہی حاضر اسکے سات
مہر سا اسکا درخشان تہا جمال
آہ تب بیٹہا تہا مغموم و ملول
درد و غم سے ہوگئی ہی زار زار
پر الم مضمون انکا تہا یہی
اس مبارک طفل مین پروردگار
گر کریگا راست حق انکو تمام
بخشیگا عالم پہ اسکو برتری

دینِ ابراہیم کو یہہ جانِ جان — بالیقین زندہ کریگا درجہان
بت پرستان اور بتونکو خواہ نخواہ — بالیقین کر دیویگا خوار و تباہ
اور عبادت مین بتون کے ای فتاہ — قوم کا اپنے نہ تابع ہوویگا
جبکہ اس اشعار سے فارغ ہوئی — اِسطرح خاتون نے فرمانے لگی
کہ فنا لازم ہی ہر بندے کتین — موت ہی آخر ہر یک زندے کتین
ہوویگا بے شک پُرانا ہر نیا — قایمی خالق کے تئین دیا
موت کا مین بھی یقین پیتی ہون جام — ذکر باقی ہووے میرا تا قیام
کہ جہان مین چھوڑ کر جاتی ہون مین — بہترین زمرۂ عالم کتین
مین جنی ہون طیب و طاہر کتین — اِنس و جان کے سیدِ فاخر کتین
بول کر اسطرح وہ رحلت کئی — اُسپہ رحمت ہو سدا اللہ کی
یون جلال الدین سیوطی نے کہا — کہ یہہ قولِ اور خیر الوری
صاف تر ہیگی دلیل اُسکی قوی — کہ وہ بی بی صاحب توحید تھی
دینِ ابراہیم کا ذکرِ ہمام — اور ذکرِ بعثتِ خیر الانام
اور منعِ بت پرستی بالیقین — اور ترکِ اتباعِ مشرکین
جو کہی بی بی بوقت انتقال — دال ہی توحید پہ بے قیل و قال
در زمانِ جاہلیت اِسقدر — کفر سے بچنے کے خاطر سربسر
اور صفت توحید کی بھی جانئے — بالیقین اثبات پانیکے لئے
قبلِ بعثت ذکر اتنا ای خلیل — صاف ہی جیسے شبِ ایمان پہ دلیل
[illegible] زاہد اور عابدون کتین — شرط ہی بعثت پہ پیمبر کی یقین

ایک اہل ہوس نے اس امت میں ہان — اور بلند درجات پائے بیگمان
اور لایا ہی جو خبر میں شاہ دین — اپنے سب ایمان لائے بالیقین
آخری حج جب کیا ہی مصطفیٰ — اپنے تب ماںباپ کو زندہ کیا
اس بیان میں بھی حدیثیں آئے ہیں — اور متعدد طریقوں سے یقین
نامور اکثر محدث لائے ہیں — دے گئے انکی روایت ای امین
جو حدیثیں آئیں انکے برخلاف — انکے ناسخ ہیں کہے انکو بی صاف
اُنے یہہ پہلی خبر ہے ای حبیب — کر یقین ابن عساکر اور خطیب
نقل مالک سے کئے ہیںگے بجا — نقل عروہ سے مسلسل وہ کیا
اور عروہ عایشہ سے نقل کی — اور خبر اسطرح وہ بی بی نے دی
حج آخر سرور عالی جناب — جب کیا میں بھی تھی ہمراہ رکاب
گذرے ہم جب عقبۂ حجون پر — یکبیک رونے لگا خیر البشر
دیکھ رونا اسکا میں بھی رو دی — پھر ہوا ہی فتحمند حق کا نبی
بعد اترا اور کہا وہ با وقار — ای حمیرا یہہ شتر کی لے مہار
اونٹ کے پہلو پہ میں نے تکیہ کر — لے مہار اسکی کھڑی اس جا پر
شتر گیا اور دیر سے واپس ہوا — مسکراتا تھا بہت خوشحال تھا
میں کہی تب عرض ای شاہ ہدا — ہوں مرے ماںباپ تجھ پر فدا
تھا تو غمگین لیکیا تشریف جب — اب ہی شادان کہہ کیا اسکا سبب
تب کیا ارشاد یوں خیر الوری — قبر پہ میں اپنے مادر کے گیا
حق سے چاہا تا اُسے زندہ کرے — حق تعالی نے کیا زندہ اسے

مجھ پہ ایمان لائی ہی وہ بیگمان — پھر ہوی از حکم خلاق جہان
ابن شاہین اور طبری ایمیان — یوہنی زہری سے روایت لائے جان
اور زہری نقل عروہ سے کیا — اور عروہ از جناب عایشہ
اور فتح الدین حافظ نامدار — بعضے اصحاب نبی سے آشکار
اسطرح لایا روایت باادب — ام سرور آمنہ بنت وہب
اور عبد اللہ پدر مصطفی — لائے ہین اسلام از حکم خدا
حق کیا زندہ وے دونو کتین — لائے وہ ایمان بختم المرسلین
اور سہیلی عایشہ سے نقل کی — کہ جلایا حق سے وہ حق کا نبی
اُسکے ابوین کو زندہ کرے — حق جلایا انکو اپنے لطف سے
پس وہ ہر دو اسپہ ایمان لائے ہین — پھر اُسی دم جا بدر رحلت پا گئین
اور کہا ابن حجر نے ای فصیح — کہ ہوا ثابت یہ آیت سے صریح

وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ

مصطفی کے والدین اکرمین — جنتی لوگون سے ہین بے ریب ہین
کہ وے ہر دو ہین طرف اسکے قریب — برگزیدون سے وہ سارے ای لبیب
مذہب مختار جمہور کرام — ہے یہی بے شبہ جانو لا کلام
اور بہت حفاظ بولے ہین صریح — کہ حدیثین سب ہین وبیشک صحیح
اور بعضے انپہ جو طاعن ہوے — التفات اسپر نہین ہرگز کرے
ترجمہ ابن حجر کے قول کا — بلکہ وزاید یہان آخر ہوا
اب ہین گتنے اعتراضی کامیاب — دیکھئے لکھتا ہون اسکے بھی جواب

تو نہ پھسلے طالب حق کے قدم | شک نہ کچھ باقی رہے ای محترم

پہلا اعتراض

ہی یہہ پہلا اعتراض ای ذوالوقر | کہ بن مسعود نے دی ہی خبر
ایک دن دو شخص آ سرور کے پاس | یون کئے ہین عرض ای سالار ناس
مان ہماری تھی بڑی مہمان نواز | جاہلیت مین موی ای سرفراز
کیا ہی اسکا حال اب فرمائین | شاہ فرمایا کہ ہی وہ آگ مین
اور اسی مضمون کی دوسری خبر | ہی عقیلی سے بھی مروی مشتہر
از سعد بن ابی وقاص کی | ہی حدیث ایسی ہی آئی تیسری
اور بیضاوی نے لایا یہہ خبر | کہ کہا یکبار یون پیغامبر
کاش مین نے جانتا پوچھا شتا | حال کیا ہیگا مرے ماں باپ کا
تب یہہ آیت آئی ہی بقیل و قال | کہ نہ کیجے اہل دوزخ سے سوال

لَا تُسْأَلُ عَنْ أَصْحَابِ الْجَحِيْمِ

پہلا جواب

اب تو سن ان اعتراضوں کا جواب | ہی بلا شک یہہ جواب باصواب
نزد نقاد احادیث ای میان | یہہ حدیثین پہنچے نین صحت کو جان
اور وہ آیت کے اترنے کا سبب | جو کہ بیضاوی لکھا ای باادب
ہی نہ اس آیت کا وہ وجہ نزول | نین کئے دوسرے مفسر بھی قبول
جونکہ علامہ آفندی باصفا | اسطرح تفسیر مین اپنے لکھا
آیت مذکور کی تفسیر مین | آیا بیضاوی کے جو تحریر مین

از سوال حال ابوین نبی   منع کر بھیجا وہ آیت جو تھی
حل بیضاوی پہ یہہ بقال وقیل   نظم قرانی نہین ہرگز دلیل
اور رازی بھی بتفسیر کبیر   اسکا یٔن قایل ہوا ہی ای خبیر
اور حدیثین تو نہین ہین وے صحیح   اور بہ تقدیر صحت ای فصیح
حال وہ فترت کے لوگون کا بجا   وحی سے جب تک شہ سرور پر کھلا
تب کہا ہوگا وہ مولا کا رسول   پس یہہ آیت پائی جب شرف نزول
وے حدیثین ہوگئین منسوخ تب   پس یہہ آیت ہیگی ناسخ انکی سب
اور جو آئین احادیث صحیح   انکی جنت کی بشارت مین صریح
ہوگئین منسوخ انسے بھی تمام   یونہی بولا ہی سیوطی لا کلام
اور ہی اس منسوخیت کی یہہ نظیر   کہ ہی مروی عایشہ سے ای خبیر
پہلے حضرت سے کئے تھے یہہ سوال   مشرکون کے کیا ہی کہہ بچونکا حال
بولا ہمراہ اپنے ہی ماںباپ کے   آتش دوزخ مین ہین وے جانیے
پھر کئی دن بعد اسکے پر رسول   آیت قرآن یہہ جب پائی نزول

لاتزر وازرۃ وزر اخرے

پھر وہی پوچھے تو فرمایا رسول   انکے بچون کو ہی جنت مین حصول
معنی اس آیت کی یہہ ہی ای فہیم   کہ یہہ فرماتا ہی خلاق کریم
کہ مقرر ایک کے عصیان کا بار   تا اوٹھاوے دوسرا ہر فجار

دوسرا اعتراض

دوسری ہے اعتراض آوے دگر ابن مسعود یون دیتی ہے خبر
گئے تھے قبرستان میں یکدن مصطفیٰ اور توقف ایک تربت پر کیا
اور ہوا حق سے بصد درد اشکبار ہم بھی روئے دیکھ جسکو زار زار
تب عمر نے بعد رونے عرض کی کیا سبب رویا تو حق کے نبی
بولا تب جس قبر پر ای باصفا مجھکو دیکھے در مناجات و دعا
قبر تھی وہ میرے مادر کی یقین آمنہ بنت وہب ای مومنین
چاہا میں اذن زیارت از خدا حقتعالی اذن تب مجھکو دیا
اذن استغفار بھی چاہا از رب نیں دیا حق بھیجا اس آیت کو تب

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ

یعنی نبی اور مومنون کو سازوار مانگیں بخشش مشرکون کی زینہار
پس یہ رقت آئی مجھکو جلد تر آوے جوں بچے کو ماں کے حال پر
تب یہ مجھکو رولائی ہے شتاب بس یہ خدشے کا ہی اب سنئے جواب

جواب

ہے بخاری میں یہ آئی ہے خبر اور روایات مسلسل معتبر
کہ ابی طالب کو شاہ انبیا جبکہ ایمان کی طرف دعوت کیا
وہ کیا اس امر میں استاد جب شاہ عالم نے کیا ارشاد تب
حضرت مانگونگا تیری بخشش تب تلک منع نا فرماوے مولا جب تلک
تب یہ آیت آئی ای فرخندہ لی لکھا ہی تفسیر مدارک میں بھی ہے
اور تفسیر بھی آیا و اب جانیو نص قطعی کے معارض وہ ہنو

نصِ قطعی ہی وہی قرآن مین — اہلِ فترت کے جو آئی شان مین

کہ نہین ہی اہلِ فترت کو عذاب — یوہی لکھا ہی سیوطی با صواب

منعِ استغفار بھی بے قال وقیل — کفرِ موتی پر نہو ہرگز دلیل

مومنِ مدیون بھی مرجاوے جو — اور حقِ العبد باقی جسپہ ہو

مغفرت خواہی بھی انکی اولا — منع فرمایا تھا سرور کو خدا

بعدِ وسعت قرض اُسکا کر ادا — جبتا بخشش اُسکی سرور از خدا

پس ہی جایز ایسے باتون کے سبب — اُمِّ سرور آمنہ بنتِ وہب

آہ جیسے قبر مین محبوس تھی — بعد اُسکے داخلِ جنت ہوئی

ہی خبر نا قرض کرنے سے ادا — نفسِ مومن خلد مین ناجائیگا

اور ورِ منعِ دعائے مغفرت — زندہ کرنے کی تھی اُنکی مصلحت

زندگی کا وقت ہی جب دوسرا — تب ہوا ہی منعِ استغفار کا

اور جلال الدین سیوطی نے کہا — اسقدر صحت کو پہنچا ہی بجا

جو کہ حاکم نے بریدہ سے صحیح — نقل کرتا ہی کہ سرورِ فصیح

کی زیارت والدہ کی اپنے جب — یکہزار اسوار تھے ہمراہ تب

اسقدر رویا ہی اسدن مصطفیٰ — کہ کبھی اسطرح سے رویا نتھا

یہہ روایت بھی کبھی سرِ جہار — نہین ہی مطلب کے مخالف زینہار

کہ زیارت سے فقط مردون کے بھی — ہوتی ہی زندونکو بس رقت کبھی

وجہ موتی کے نہین تعذیب کا — اور نہین ایسا سبب بھی دوسرا

تیسرا اعتراض

یاس کا ایمان نہین ہی جب قبول　　قبر کے ایمان سے کیا ہووے حصول
پھر قبول جنت رجال سقر　　قبر مین موتی کو آتا ہی نظر
نفع وہ ایمان نہ دے بیقال و قیل　　اسپہ ہین آیات قرآنی دلیل

جواب

سن تو اب اسکا جواب باصواب　　قبر مین ایمان سے ہونا کامیاب
مختلف پھر رفع درجات ای بیان　　اور داخل ہوئے اس است مین جان
حق مین ابوین پیمبر کے بجا　　بعد رجعت خاص ہی ای باصفا
جو کہ توبہ قوم یونس کا شتاب　　رب قبولا بعد تنزیل عذاب
اور اعجاز پیمبر سے شتاب　　بعد غیبت پھر جو نکلا آفتاب
تب نماز عصر از شیر خدا　　بالیقین پیدا کئی حکم ادا
اور قضا ممکن تھی دوسرے وقت بھی　　باوجود اسکے وہ جایز ہو گئی
اور وصول فضہ مین آیا عجب　　کہ تجدد جبکہ ہووے وقت کا
تو قضا آتی ہی لازم ای امین　　یونہی لکھا ہی طحاوی بھی یقین
ہو گئی ہی خاص کربا این جواز　　عصر کی اس روز حیدر کی نماز
یونہی بس ایمان ابوین رسول ص　　کیون نہووے خاص برزخ مین قبول

چوتھا اعتراض

اور ہی یہ اعتراض ای باادب　　کہ نہ ثابت ہو کے فترت بر عرب
کیونکہ ابراہیم و اسمٰعیل کے　　انمین باقی شرع کے احکام تھے

جواب

سن جواب اسکا عرب پر ہی بیان — ہوتی ہی ثابت وہ فترت بیگمان

یعنی اسمٰعیل سے ای نیکنام — تا زمان بعثت خیر الانام

تھا مقرر جا نو فترت کا زمان — سب عرب تھے اہل فترت بیچ جان

موسیٰ و عیسیٰ جو بعد انکے ہوئے — وے نبی تھے قوم اسرائیل کے

وے نہین بھیجے گئے تھے بر عرب — قوم پر ہی انکے بھیجا انکو رب

بعد ابراہیم و اسمٰعیل کو — حق نے بھیجا ہی عرب پر جان تو

بعد انکے سرور عالم کو رب — کر دیا مبعوث عالم پر ہی سب

جب ہوا مبعوث شاہ مرسلین — تب زمانہ تھا وہ فترت کا یقین

آیت قرآن ہی اسپر دلیل — دیکھ فرماتا ہی کیا رب الجلیل

يَا أَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى
فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ

تم پہ آیا ہی ہمارا ایک رسول — تم کرو اسکی رسالت کو قبول

وہ بیان کرتا ہی تمپر بالیقین — یعنی روشن صاف حکم شرع و دین

آیا فترت کے دنون مین وہ عیان — یعنی خالی انبیا سے تھا زمان

اور دسری جاپر قرآن مین رب — دیکھ فرماتا ہی در حق عرب

لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا اَتٰهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ

یعنی حق کہتا ہی حضرت کو سنو — تا ڈراوے اب تو ویسے لوگ کو

تیرے آگے انپہ نہین آیا نذیر — یعنی پیغمبر نہ آیا ای خبیر

لے !! بیضاوی نے لوگون سے مراد — بینگے سب مشرک عرب کے رکھو یاد

پس ہوا معلوم اس سے لاکلام — کہ عرب اصحاب فترت تھے تمام
شرع اسمعیل کے احکام سے — بیشتر انہیں سمجھ باقی نہ تھے
اور کتابی لوگ ہیں باقی تھے ان — حکم شرع انبیا سے انکے جان
وقت اسمعیل سے بقال و قیل — بر عرب گذرے تھے ایام طویل
موسی و عیسی سے بر اہل کتاب — اتنے دن گذرے نتھے ای باصواب
حق میں فترت انکے سب ثابت ہوے جب — کیوں نہ ثابت ہووے در حق عرب

پانچواں اعتراض

اور بھی یہہ اعتراض ای باوفا — بوحنیفہ فقہ اکبر مین لکھا
کہ نبی کے والدین ماجدین — موت پائے کفر پر بے ریب و مین

جواب

سن جواب اسکا بھی از نقل صحیح — قول یہہ جسوقت ثابت ہو صریح
ہی جواب باصواب اسکا یہی — موت جسکی کفر پر بھی ہووےگی
وہ اگر ہی اہل فترت سے یقین — تو دخول نار مستلزم نہین
کیونکہ وے معذور ہینگے جانئے — اختیار کفر مین بھی جہل سے
نص قطعی آگے گذری ای خلیل — ہی نجات اہل فترت پر دلیل
صورت تسلیم مین بھی یہہ جواب — ورنہ آباے شہ عالیجناب
تا بک شرک و کفر کے ہینگے تمام — اسکے گذرے ہین دلیلین لاکلام
گرچہ یوں بولے ہین بعضے حنفیہ — اس عبارت مین تھا ماء نافیہ
پس کتابت مین وہ از قول امام — کاتبوں سے ہو گیا ساقط تمام

اسطرح کہنے کی کچھ حاجت نہین
نصِ قطعیہ وہی بس ہی یقین

گر کہیگا کوئی یہ توجیہ بھی
نین ہی حسب مذہب نعمان کبھی

کہ کہا ہی بوحنیفہ جانئے
اپنے خالق کے پہچانت کے لئے

عذر ہرگز جہل کا نا ہو قبول
کہ نہین موقوف ہی وہ بر رسول

بلکہ مصنوعات پر جب ہو نظر
لی لجاوین صانع عالم ایر

جواب

سن جواب باصواب اسکا بھی اب
جہل خالق سے نرکھتے تھے عرب

اسقدر وے جانتے تھے بیگمان
حق بنایا ہی زمین و آسمان

جونکہ فرمایا خدا قرآن مین
وے عرب کے مشرکون کے شان مین

لَئِنْ سَئَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ

یعنے گر تو انسے سائل ہوویگا
کون ہی پیدا کیا ارض و سما

مشرکین بولینگے تب ای مصطفی
حقتعالی ہی یقین پیدا کیا

ایسی ہی آئی ہی آیت دوسری
حاصل مضمون ہی اسکا بھی یہی

لَئِنْ سَئَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ

اور عرب اپنے بتون کو جان ٹھیک
لین الوہیت مین کرتے تھے شریک

بلکہ کہتے تھے جہالت سے وے سب
کہ شفیعان ہین ہمارے نزد رب

جونکہ اس قرآن کی آیت مین خدا
ہی مذمت انکی ظاہر کر دیا

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ
وَيَقُوْلُوْنَ هٰؤُلَاءِ شُفَعَاءُنَا عِنْدَ اللّٰهِ

بیٹھے پوجین غیر حق کو سر بسر
اور بنا کرتے ہین وے ناحق شناس
پس انھون کا شرک سب طاعت مین تھا
چین خالق سے نہین تھا انکو جب
وہ امام بو حنیفہ کا کلام
اور شفیع اپنے بتون کو بالیقین
جانتا اسکی برائی ہی عجب
یون ہی فخر الدین رازی ای خبیر
پس جو بعثت مصطفیٰ کی پاتے ہین
بد عقیدہ اپنا وہ چھوڑتے نہین
آگے بعثت کے وے گذرے ہین جو
ہی نہایت امر انکا امتحان
اور مسلم کا مصنف ای ہمام
عالم عذر جہل بھی ای حق شناس
جانئے شاید کہ ہی اسوقت پر
کیونکہ بالتحقیق ایام اسقدر
اور مدت مختلف ہین وے جہول
اسکا کم مقدار ای فرخندہ فال
آل معقود سمجھنے مین بیگان

جو نہ دیوین انکو کچھ نفع و ضرر
کہتے تھے ہین شافع ہمارے حق کے پاس
اور نہین حق کی الوہیت مین تھا
پس یہان غور و تامل کر تو اب
کچھ منافی مین ہی انکے ای امام
وے جو جاتے تھے عرب کے مشرکین
نا ہوا ارشاد پیغمبر سوا
صاف لکھا ہی بتفسیر کبیر
باوجود اسکے نہ ایمان لاتے ہین
مستحق ہین وے جہنم کے یقین
سب کے سب معذور ہین وے جانیو
جنکا گذرا ہی حدیثون مین بیان
یون کیا تاویل آن قولِ امام
بو حنیفہ پیشوا دین کے پاس
جا دین ایام تامل جب گذر
ہی بجائے دعوت پیغمبر
کیونکہ متفاوت ہین لوگون کے عقول
بعضے کہتے ہین کہ ہی یک سال
بو حنیفہ کا یہی مذہب ہی جان

اور بعضے برس چالیس ای خلیل	بولتے ہین اس اثر کی لا دلیل

قَدْ تَمَّتْ حُجَّۃُ اللّٰہِ عَلَی ابْنِ اَرْبَعِیْنَ

یعنے چل سالہ جو ہووے لا کلام	اسپہ ہی اللہ کی حجت تمام
اور وہ ایام تامل بھی یقین	شاہ کے ابوین پر گذرے نہین
یون صلاح الدین ایمان	اسطرح صحت کو پہنچا یا ہی جان
عمر عبد اللہ ای نیکو صفات	تھی اٹھارہ سال کی وقت وفات
آمنہ کی عمر بھی بیقیل و قال	جبکہ وہ رحلت کئی تھی بیست سال
اور عدم جہل خالق ای رشاد	اور شفاعت کا بتون کے اعتقاد
دوسرون کے حق مین یہ لکھا گیا	ورنہ سب آبائے شاہ انبیا
پاک تھے سب شرک سے سر و چہار	جسکے گذرے ہین دلیلین بار بار
خاص اُسکے پدر و مادر خوش نصیب	جو وہ سرور سے ہنایت ہین قریب
جن کو ہی اس خیرات مین دخول	اور نہین ہی دار جنت مین دخول
کیون نہو وین جنتی وہ شجر تین	ہی ثمر جسکا امام القبلتین

اسامی اجداد کرام حضرت سیدنا علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور نسب پر شاہ کے ای باوفاق	جانئے عدنان تک ہی اتفاق
اور ادپر اُسکے آیا اختلاف	لیک سارے متفق ہین اسپہ صاف
کہ رسول اللہ نے اولاد سے	ہینگے اسمعیل و ابراہیم کے
نوح اور ادریس بھی اور شیث بھی	بیگمان ہینگے ز اجداد نبی
یون ابن العباس بولا باادب	شہ بیان کرتا تھا جب اپنا نسب

بیان تو عدنان تک کرتا بیان	اور فرماتا توقف بعد ازان
ابن مسعود اور عروہ اور عمر	جانو عدنان تک ہی دیتے تھے خبر
کہتے ہیں ہم نہیں جانے اسکے پر	حق سوا جانے نہ پیغمبر کوئی وگر
آیت قرآن بہی ہی اسپر سند	جو کیا ارشاد خلاق صمد

الم یاتکم نبؤا الذین من قبلکم قوم نوح وعاد وثمود والذین من بعدہم لا یعلمہم الا اللہ

پس ہیں اجداد پیمبر کا بیان	دیکھ عدنان تک ہی کرتا ہوں بیان
تھا جو عبد مطلب والا مقام	اصل میں عامر ہی اس فاخر کا نام
شیبۃ الحمد ہی اسے زیبا لقب	تھے بہت فعل جمیلہ اس میں جب
لوگ کرتے تھے بہت اسکی ثنا	اسلیئے ہی یہہ لقب اسکا ہوا
اور ہاشم تھا یقین اسکا پدر	اصل میں ہی نام ہاشم کا عمرو
جو ہی بریزہ کر نوالا نان کا	کہتے ہیں ہاشم اسے ای باصفا
قحط میں پہلے وہی لوگوں کو سب	نان کھلاتا تھا دایم روز و شب
یہہ لقب اسکا ہوا اسواسطے	جانئے اسکے پسر سب چار تھے
کہ اسد ہی نام یک فرزند کا	ہی وہ پدر مادر شیر خدا
دوسرا نضلہ ہی صیفی تیسرا	اور ہی عبد مطلب جو تھا بجا
نقل ہاشم نے کیا دنیا سے جب	آہ عبد مطلب تھا طفل تب
اور یہہ دستور عرب تھا ای فہیم	کہ جو ہوتا کافل طفل یتیم
وہ لئے اس طفل کو اسکا غلام	پس یہہ عبد مطلب ہی اسکا نام

قصہ کوتاہ مطلب اُسکا ہے چچا — عالمِ دنیا سے جب رحلت کیا
تب سے عبد مطلب ذی عز و شان — شہر مکے کا ہوا سردار جان
سب عرب کرتے تھے اسکا احترام — اسکے تھے محکوم سارے خاص و عام
نورِ پاک حضرتِ خیر البشر — تھا درخشان اسکے پیشانی اُپر
خلق پر آتی تھی گر کوئی بلا — یا کہ ہوتے قحط مین وے مبتلا
کوہ پر مکے کے تب اسکو لجا — لا وسیلہ اسکا کرتے تھے دعا
از براے حرمت نورِ رسول — حق نے کرتا تھا دعا انکی قبول
اس بلا کو دور فرماتا تبھی — اور بارش جلد برساتا تبھی
یمن سے اس نور کے رب الجلیل — فتح بخشی اسکو بر اصحابِ فیل
الغرض عبدِ مطلب کے سوا — کوئی پسر ہاشم کا نہین باقی رہا
اور جو تھا عبد المناف نامور — ہی مغیرہ نام اسکا مشتہر
چار تھے اسکے پسر ہاشم ہی ایک — والد سرور کا جو تھا جدِ نیک
اور عبد الشمس دوسرا ہی میان — جد وہ ابنای امیہ کا ہی جان
اور پسر اسکا ہی نوفل تیسرا — ابن مطعم کا وہی جد ہی بجا
مطلب چوتھا پسر اسکا ہی جان — جدِ اعلیٰ شافعی کا ایمان
اور ہی قصی والد عبد المناف — اسکا معنا دور ہی بے اختلاف
فاطمہ تھی اسکی مادر عاقلہ — جبکہ قصی سے ہوئی وہ حاملہ
آکے تب قوم قضاعہ ای مین — شہر مکے کا لئے عربون سے چھین
تب قبیلے سارے متفرق ہوے — ایک دوسرے سے جدا سب ہو گئے

در وہ اپنے قوم سے جب ہو گیا ۔ نام اسکا اسلئے قصی ہوا
کہتے ہین جمع بھی اسکو مشتہر ۔ کہ قبیلونکو وے سارے جمع کر
جمع یا قوم قضاعہ پر نام ۔ مکہ پھر انسے لیا ہی لا کلام
اور والد اسکا قصی کا کلاب ۔ لفظ یہ مصدر ہی جان بے ارتیاب
اسکی معنی جنگ ہی اب کہو تو یاد ۔ اور کثرت کی بھی معنی ہی مراد
اور بھی نام اسکا ہی حکیم ۔ اور عروہ بھی کہے ہین ای فہیم
اور ہی مرہ ابن کعب اسکا پدر ۔ رسے پہ ہی تشدید ضمہ میم پر
جمعہ کے دن سب قریشون کو بلا ۔ خطبہ پڑھ انکو سناتا تھا کہ ہوا
اور کہتا نسل سے میرے عیان ۔ ہو ویگا پیغمبر آخر زمان
اسکے تابع ہو وا ایمان لاؤ تم ۔ بس سعادت دو جہان کی پاؤ تم
اور کہتا شوق سے اشعار او ۔ یہ بھی ہی یک بیت انسے جانیو

یا لیتنی شاہدا نجواء دعوتہ ۔ اذا قریش تبغی الحق خذلانا

کعب کا والد لوی ہی لیجان ۔ اسکا معنا عیش مین سختی ہی جان
لام پر ہی پیش ہمزہ پر زبر ۔ آخری تشدید ہی یا کے اوپر
اور لوی ہی جان غالب کا پسر ۔ اور ہیگا فہر غالب کا پدر
کسر غا ہی اور سکون ہا بجا ۔ ہی قریش اسکا لقب ای با صفا
فہر کا والد ہی مالک مشتہر ۔ نضر ہی بے شبہ مالک کا پدر
نضر مین مفتوح ہی بے شبہ نون ۔ اور ضاد معجمہ پر ہی سکون
نضر کا والد کنانہ بیکراف ۔ ہی کنانہ مین سمجھ مکسور کاف

اور کنانہ ہی خزیمہ کا پسر — خا پہ ضمہ فتح ہی زا کے اپر
مدرکہ ہی ہیگا خزیمہ کا پدر — میم پر ضمہ سکون ہی دال پر
یعنی دال مہملہ مسطور ہی — مدرکہ مین را سمجھہ مکسور ہی
مدرکہ اسکا لقب ہیگا مگر — نام اصلی اسکا عامر یا عمر
جو شرف رکھتے تھے آبا اسکے سب — اسنے پایا تھا مقرر انکو جب
مدرکہ کہتے تھے اسکو اسلئے — اسکا یہہ وجہ لقب ہی جانئے
مدرکہ کا پدر ہی الیاس جان — ہمزہ مکسور اسمین ہی یہ جان
پہلے بھیجا ہی ہدی کے اونٹ جو — شہر کے مین وہی ہی جانیو
والد الیاس ہی جان تو مضر — میم پر ضمہ زبر ہی ضاد پر
بسکہ ابراہیم کی ملت کا پاس — رکھتا تھا اکثر یقین وہ حقشناس
اور نزار اسکا پدر مشہور ہی — نون اسمین جانئے مکسور ہی
اور مشتق نزر سے ہیگا نزار — اسکا معنا ہی قلیل ای نامدار
یہہ ہی اسکے نام کا جان تو سبب — کہتے ہین پیدا ہوا ہی اسنے جب
دیکھے ہین اسکی جبین پاک پر — نور پاک مصطفی تھا جلوہ گر
اوسکا والد ہو بہت ہی شاد کام — سارے مسکینون کو کھلوایا طعام
اور بولا یہہ نہایت ہی قلیل — حق مین اس مولود کے بیقال و قیل
اسلئے کہتے نزار اسکو عیان — بو ربیعہ اسکی کنیت ہی جان
اور مقرر معد ہی اسکا پدر — میم ہی مفتوح سکون ہی عین پر
اور عدنان معد کا ہیگا پدر — عین مفتوح اور سکون ہی دال پر

ہے یہی عدنان تک تھے وہ پسر	ایک عدنانی اور معد یگانہ ذکر
بس یہیں تک ہی نسب پر اتفاق	بعد اسکے ہی خلاف ای یار فاق

خاتمہ

صد ہزاران شکر خلاق انام	یہہ رسالہ پایا حسن اختتام
سن تھا بارا سو پہ باسٹھ ای امین	اور مہ مولد کی تھی وہ بارہوین
یا الٰہی یہ رسالہ کر قبول	اور کیجیے اسکو مقبول رسول
بخش دے میرے گنہ سب ای غفور	رکھیے آیندہ مجھے عصیان سے دور
مجھکو اپنی معرفت کیجے عطا	راہ اپنی قرب کی مجھکو بتا
کر عطا مجھکو سدا رزق حلال	اور کشایش اسمین دے ای ذوالجلال
کیجے میرا خاتمہ ایمان پر	جنت الماوا مین دے مجھکو گذر

احقر حیران سے تسلیم و درود
بھیج پیغمبر پہ اپنے ای ودود

تمت

وجہ تسمیہ بر خاتمہ برای این معنی کہ این کتاب مطبوع مطبع مولوی عبدالرحمن [illegible] است [illegible] نموده شد